فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

جلد ۴۸/۱۳ | ۸ ہجرت ۱۳۳۸ ہش | ۸ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۰۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۷ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو خطبہ عید الفطر میں فرمایا تھا۔

"میں نے تجربہ کیا ہے اور پہلے بھی کئی بار بیان کر چکا ہوں۔ کہ جن دنوں دوست خاص طور پر دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل نازل کرتا ہے اور طبیعت پر دلیری اور امنگ پیدا ہو جاتی ہے اور بیماری میں بھی کمی آ جاتی ہے۔"

سو احباب کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

چاول کی فروخت سے تین کروڑ ۳۶ لاکھ روپے کا زر مبادلہ حاصل ہوا

اب تک ۵۵ ہزار ٹن سے زیادہ چاول بیرونی ملکوں کے ہاتھ فروخت کیا جا چکا ہے

کراچی ۷ مئی۔ اب تک چاول کی فروخت کے جو سودے ہوئے ہیں۔ ان سے پاکستان ۳ کروڑ ۳۶ لاکھ روپے کا زر مبادلہ کما چکا ہے۔ دوسرے ملکوں کے ہاتھ چاول کی فروخت اس سال جنوری کے مہینے میں شروع ہوئی تھی۔ اس وقت سے اب تک ۵۵ ہزار ٹن سے بھی زائد چاول فروخت ہو چکا ہے اور ابھی مزید مقدار میں چاول فروخت ہونے کی امید ہے۔ جن ملکوں نے چاول خریدا ہے۔ ان میں مشرقی افریقہ۔ سیلون۔ برما۔ سنگاپور۔ تھائی لینڈ برطانیہ اور پرتگال شامل ہیں۔ کل محکمہ خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ۱۹۵۵ء کے بعد پہلی مرتبہ اس سال پاکستان نے چاول برآمد کر کے زر مبادلہ کمایا ہے۔ ترجمان نے کہا پاکستان کا باسمتی چاول بہت اعلیٰ قسم کے چاولوں میں شمار ہوتا ہے۔ چنانچہ بیرونی ممالک میں اس کی بہت مانگ ہے۔

اردن میں مجالی کی کابینہ نے حلف اٹھا لیا

شاہ حسین نے شاہی فرمان کے ذریعہ کابینہ کی منظوری دے دی

عمان ۷ مئی۔ کل یہاں مجالی کی کابینہ نے شاہ حسین کے سامنے اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔ شاہ حسین نے انہیں سابق وزیر اعظم جناب سمیر الرفاعی کے مستعفی ہونے کے بعد گزشتہ منگل کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔ شاہ نے ایک شاہی فرمان کے ذریعہ کابینہ کی منظوری دیدی ہے۔ کابینہ دس وزراء پر مشتمل ہے۔ اس میں صرف ایک وزیر ایسے ہیں جو پہلے کبھی وزیر نہیں رہے۔

وزیر اعظم کے عہدے سے مسٹر سمیر الرفاعی کے استعفے پر لندن میں کسی حد تک حیرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ مگر یہ توقع بھی ظاہر کی گئی ہے۔ کہ سیاسی میدان سے سلطنت ہاشمی کے اس "مرد آہن" کی عدم موجودگی اردن میں کسی نئے سیاسی بحران کا سبب نہیں بنے گی۔ سمیر الرفاعی نے حال ہی میں اردن کے لئے برطانیہ سے ایک نئی مالی امداد حاصل کی تھی۔ مگر انہوں نے لندن میں گفت و شنید کے دوران میں اپنے استعفے کے امکان کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا تھا۔ حالانکہ ماضی میں وہ کئی بار کہہ چکے ہیں کہ اردن کی سیاسی صورت حال میں استحکام پیدا ہوتے ہی وہ اقتدار سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ نئے وزیر اعظم مغربی ملکوں کے کافی حامی سمجھے جاتے ہیں۔ اور انہیں بدو قبیلوں کی پوری تائید حاصل ہے۔

"دشمن" طیاروں کو بھگا دیا گیا

کراچی ۷ مئی۔ فضائیہ کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ معاہدہ بغداد کے تینوں مسلم ملکوں کی جو فضائی مشقیں جاری ہیں۔ ان میں دشمن طیارے بار بار تینوں ملکوں کے دار الحکومتوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں مار بھگایا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ان مشقوں میں برطانیہ اور امریکہ کے جیٹ طیارے دشمن طیاروں کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اور آواز سے زیادہ رفتار کے ساتھ اڑ رہے ہیں۔ لیکن پاکستان کی فضائیہ راڈار کے ذریعہ ان کی سمت معلوم کر لیتی ہے۔ اور پاکستان کے لڑاکا طیارے انہیں مار بھگاتے ہیں۔ یہ مشقیں آج بھی جاری رہیں گی۔ اس کے بعد معاہدہ بغداد کے سیکرٹریٹ میں ماہروں کا اجلاس ہوگا۔ جس میں ان مشقوں کے نتائج پر غور کیا جائے گا۔

کلکتہ ۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے بھارتی حکومت نے تبتی پناہ گزینوں کے لئے چند خاص سرحدی چوکیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہ فیکٹری میں ٹیلیفون کے آلات مکمل کئے جائیں گے۔

پاکستان کو پچاس لاکھ ڈالر کی امداد

واشنگٹن ۷ مئی۔ امریکہ کے محکمہ بین الاقوامی تعاون کے ایک تازہ ترین اعلان کے مطابق پاکستان۔ ایران۔ سوڈان اور لیبیا کو امریکی امدادی فنڈ سے مختلف النوع اشیاء خریدنے کی منظوری دی گئی ہے۔ جو اس ملک کی اقتصادی ترقی کے منصوبوں کے لئے ضروری ہیں۔ ان کی مجموعی مالیت ۵۰ لاکھ ڈالر ہے۔ اس رقم سے پاکستان فولاد اور لوہے کی اشیاء کوئلہ کی مصنوعات اور برقی آلات خریدے گا۔ ایران کو ۲۳ لاکھ ڈالر کی موٹریں اور انجن وغیرہ خریدنے کی اجازت دی گئی ہے۔

یونان کو ایٹمی اسلحہ مہیا کیا جائیگا

ایتھنز ۷ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یونان معاہدہ شمالی اوقیانوس کی تنظیم سے مطالبہ کرے گا۔ کہ یونان کی بری فوج کو ایٹمی اسلحہ مہیا کئے جائیں۔ دریں اثنا یونانی فوج کے ارکان کو بعض قسم کے راکٹوں اور میزائیلوں کے استعمال کی تربیت دی جانے لگی ہے۔ یونانی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے اپنے موقف کی حمایت میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ روس نے یونان سے ملحقہ ملکوں کو ایٹمی اسلحہ مہیا کر کے انہیں کلی طور پر ایٹمی اسلحہ خانوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ یونان کی فوج کو بھی جدید ترین اسلحہ سے مسلح کیا جائے۔

حاجیوں کا جہاز "محمدی" جدہ پہنچ گیا

جدہ ۷ مئی۔ حاجیوں کا جہاز محمدی آٹھ سو تیرہ عازمین حج لے کر کراچی سے جدہ پہنچ گیا ہے۔

مڈل کے امتحان کا نتیجہ

لاہور ۷ مئی۔ اس سال فروری ۱۹۵۹ء میں مڈل کا جو امتحان ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ کا اعلان ۲۳ مئی ۱۹۵۹ء کو کیا جائے گا۔

برطانیہ اور ایران کے درمیان ایک نئے ثقافتی سمجھوتے پر دستخط

لندن ۷ مئی۔ برطانیہ اور ایران کے درمیان ایک نئے ثقافتی معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ معاہدے پر کل لندن میں برطانیہ کی طرف سے وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ اور ایران کی طرف سے ایرانی وزیر خارجہ جناب علی اصغر حکمت نے دستخط کئے۔ کل یہاں دولت مشترکہ کے ہائی کمشنروں اور غیر ملکی سفیروں نے شہنشاہ ایران سے جو سرکاری دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں ملاقات کی۔

کراچی کے لئے دس ہزار نئے ٹیلیفون

کراچی ۷ مئی۔ محکمہ ڈاک و تار آئندہ دو سال میں کراچی میں دس ہزار نئے ٹیلیفون لگا دیگا امریکی امدادی ادارہ (آئی سی اے) نے کراچی میں ٹیلیفون کی سہولتیں وسیع کرنے کی غرض سے ۷۰ لاکھ ڈالر کی رقم مہیا کی ہے۔ اس رقم سے ٹیلیفون کے لئے ضروری تمام اشیاء درآمد کی جائیں گی۔ جن سے ہری پور کی ٹیلیفون

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۹ء

بُت پرستی اور اسلام

صدر جنرل محمد ایوب نے ٹنڈو اللہ یار میں دارالعلوم کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے

"اسلام کا معجزہ یہ تھا کہ اس نے بُت پرستی کو ختم کر دیا۔ لیکن مسلمان اس سانحہ کا شکار ہو گئے کہ انہوں نے مذہب کو ایک بت کی شکل دے دی"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام نے ہر قسم کی بت پرستی کا قلع قمع کر دیا ہے۔ اور واحد خدا کی پرستش کو ایسے صاف مبین اور غیر مبہم طریق سے واضح کیا ہے کہ کیا بلحاظ تعلیم کے اور کیا بلحاظ عمل کے اس بارے میں کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اسلام نہ صرف وحدت باری تعالےٰ کا خالص تصور پیش کرتا ہے جس میں ذرا بھی ملونی نہیں۔ بلکہ اس نے جو طریق عبادت بتایا ہے۔ اس میں بھی ہر قسم کی ایسی حرکات کو منفی کر دیا ہے۔ جو بت پرستی کی طرف متوجہ کر سکتی ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں آپ کو ایک مسلمان کہلانے والا بھی ایسا نظر نہیں آئے گا۔ جو اللہ تعالےٰ کے سوا کسی ظاہر خداوند کو قابل عبادت سمجھتا ہو۔ قرآن کریم نے لیس کمثلہ شیئٌ کہہ کر اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔ کہ خواہ کوئی چیز انسانی زندگی کے لئے بظاہر کتنی ہی مفید کیوں نظر نہ آتی ہو۔ اور خواہ اس کی شان اور ظاہری شوکت کس قدر پُر اثر کیوں نہ ہو۔ وہ چیز خالق ہرگز نہیں بن سکتی۔ بلکہ واحد خالق کی مخلوق ہی ہوتی ہے دوسرے لفظوں میں اسلام نے یہ تصور پیش کیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کے سوا جو چیز بھی ہے۔ خواہ وہ ہم ظاہر حواس سے محسوس کریں یا نہ کریں سب اللہ تعالےٰ کی مخلوقات ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی واحد یگانہ ہستی ہے جو قادر مطلق ہے۔

یہاں تک تو درست ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کے سوا کسی مخلوق کے سامنے سر جھکانا کبھی برداشت نہیں کیا۔ لیکن بت پرستی بھی ایک نہایت باریک چیز ہے۔ اور شیطان بعض وقت ایسی صورت میں حملہ کرتا ہے۔ کہ انسان کے لئے یہ امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے آیا عبادت الٰہی میں داخل ہے۔ یا وہ عمل اس کو بت پرستی کے حدود میں لے جا رہا ہے چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ [illegible] نے خود اپنی انبیاء علیہم السلام کو جو انہیں ماسوا اللہ کی پرستش سے بچانے کے لئے آئے تھے اپنی بت پرستی کا ذریعہ بنا لیا۔ اور انہیں ارباب من دون اللہ بنا کر رکھ دیا۔ چنانچہ عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ کو خدائی صفات دے ڈالیں اسی طرح ہندوؤں نے حضرت کرشن اور رام کو خدا بنا لیا۔ اور بودھوں نے بدھ کو اپنا حاجت روا سمجھ لیا۔ یہاں تک کہ ان استھانوں کو جہاں کبھی ان بزرگوں نے عبادت کی تھی۔ یا رہائش ہی رکھی تھی بت پرستی کا ذریعہ بنا لیا۔

افسوس ہے کہ خود مسلمانوں میں بھی اسلامی صحیح تعلیمات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ایسے رجحانات صدیوں سے راہ پا گئے ہیں بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ عام ان پڑھ مسلمان کچھ اپنی ذہنی محدودیت کی وجہ سے اور کچھ ہوشیار اور مفاد پرست خود ساختہ دینی راہنماؤں کے بہکانے کی وجہ سے ایسی باتوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ جو سراسر بت پرستی کی حدود میں آتی ہیں۔ اور زیادہ افسوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض دین کا علم رکھنے والے حضرات بھی ایسے عقائد اور اعمال کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کہ جو سراسر اسلامی تعلیمات کے منافی ہوتے ہیں۔ پیر پرستی۔ قبر پرستی وغیرہ کی خواہ کوئی بھی توجیہات کی جائیں اسلام ایسی باتوں کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔

یہی نہیں بلکہ عوام کے سوا خود اچھے بھلے اہل علم حضرات نے ذرا ذرا سے فقہی اختلافات کو بت پرستی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ مثلاً بعض لوگوں نے آمین بالجہر اور ضالین کی ض کے مختلف تلفظات۔ رفع یدین وغیرہ ایسے اختلافات کو اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ اس کو بت پرستی کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ مختلف اور متضاد اعمال بالذات خود بت پرستی میں داخل نہیں ہیں۔ اگر کوئی ض کو ظ اور کوئی د سے قریب تلفظ کرتا ہے۔ تو بذات خود وہ کوئی برائی نہیں کرتا۔ اور نہ خاموشی سے آمین کہنے میں یا اونچی آواز سے پکارنے میں فی الحقیقت کوئی برائی ہے۔ اسی طرح رفع یدین کرنے اور نہ کرنے میں کوئی بت پرستی کا شائبہ نہیں بلکہ بت پرستی یہ ہے۔ کہ اپنے عمل کو ہی ذریعہ نجات سمجھ کر اس کے خلاف کرنے والے کو نہ صرف جہنمی سمجھا جائے۔ بلکہ اس کو بالجبر اپنے عمل کا پابند کرنے کی کوشش کی جائے اس طرح یہ اعمال بجائے اللہ واحد کی عبادت کا ذریعہ ہونے کے خود بت کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اصل مقصد بنا لیا جاتا ہے۔

یہ درست ہے کہ پوری صحت کے ساتھ نماز کے اعمال و حرکات بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن ہمارے اہل علم حضرات نے اس بات کو فراموش کر دیا ہے۔ کہ اصل چیز اللہ تعالےٰ کو واحد قابل پرستش ہستی سمجھ کر اس کی پرستش کرنا ہے۔ نہ کہ ذرا ذرا سے اختلافات ہی کو اصل مدعا بنا لیا جائے۔ عبادت کے آداب جو اسلام نے بتائے ہیں۔ ان کو بجا لانا واقعی اہم ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ایک چیز جو ہمارے نزدیک صحیح ہے اور دوسرے کے نزدیک ثابت شدہ نہیں۔ ہم اسلامی عبادت کا انحصار ہی اس بات پر رکھ دیں۔ کہ جب تک ہمارے عمل کے مطابق دوسرے عمل نہیں کریں گے وہ کافر، مرتد اور واجب القتل ہوں گے۔ اس طرح ایک جائز اور مستحسن عمل کو بھی ناواجب غلو اور مبالغہ سے بت پرستی بنایا جا سکتا ہے۔

اس لئے جنرل ایوب نے جو اپنی تقریر میں یہ کہا ہے۔ کہ بعض مسلمانوں نے مذہب کو ہی ایک بت کی شکل دے دی ہے۔ ان کا غالباً یہی مطلب ہے۔ کہ ہم نے غلو اور مبالغہ سے بعض جائز اعمال کو بھی بت پرستی بنا لیا ہے۔

اس بات کو واضح کرنے کے لئے کہ خود مذہب کس طرح بت بن جاتا ہے۔ وہ حدیث بھی قابل غور ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا کہ فلاں صحابی ہر روز روزہ رکھتا ہے۔ اور ہر رات عبادت کے لئے جاگتا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں کبھی روزہ رکھتا ہوں۔ اور کبھی افطار کرتا ہوں۔ اسی طرح کبھی رات جاگتا ہوں اور کبھی نہیں جاگتا۔ جو میرے طریق کو اختیار نہیں کرتا وہ غلط کام ہے۔ اور میرا متبع نہیں ہے۔

آپ کے اس قول میں یہی نکتہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ عبادت میں بھی اعتدال ہی صحیح طریق اسلام ہے۔ ورنہ خود عبادت الٰہی بھی بت پرستی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ بعض اوقات خشوع کے لئے کچھ وقت کے لئے جیسا کہ مثلاً ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا جاتا ہے معمول سے زیادہ عبادت صحیح اسلامی عبادت ہے لیکن اسلام اس کو جائز قرار نہیں دیتا کہ ایک انسان اپنی روز مرہ کا وقت محض عبادت میں [illegible] صرف کرے اور [illegible] وجہ یہ ہے اسلام ایسی عبادت کو وقعت نہیں [illegible] ہو [illegible] عبادت کو غلط قرار دینا ہے بلکہ غرض جو حدود اللہ تعالےٰ نے عبادت کے لئے مقرر کئے ہیں ان کی پابندی ہی اصل اسلام ہے۔ اس سے ہٹ کر افراط و تفریط کی راہیں ہیں جیسا کہا ہے ؂

بہتی بتانہیں نہیں [illegible] کو ہم
یاد خدا میں بھول نہ جائیں خدا کو ہم

پھر مثلاً نماز کی تعریف قرآن کریم میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ تنہیٰ عن الفحشاء یعنے نماز فحشاء سے بچاتی ہے۔ اب اگر کوئی رات دن نماز پڑھتا ہے۔ لیکن وہ فحشاء سے نہیں بچتا۔ تو ایسی نماز میں اور ایسی یاد خدا میں یاد خدا نہیں رہتی۔ بلکہ نعوذ باللہ بت پرستی بن جاتی ہے۔ ایک آدمی صرف دکھاوے کے لئے عبادت کرتا ہے کیا یہ بت پرستی نہیں ہے؟ اس لئے جنرل ایوب نے یہ صحیح کہا ہے۔ کہ جو دین بت پرستی کے قلع قمع کے لئے آیا تھا۔ آج اس کو ایک بت بنا لیا گیا ہے ہم نے صرف ایک آدھ مثال دی ہے۔ ورنہ آپ دیکھیں گے کہ مسلمانوں نے بھی اگرچہ ظاہراً بت پرستی نہیں اختیار کی لیکن معناً نعوذ باللہ خود مذہب کو ہی ایک عظیم بت بنا لیا ہوا ہے۔

صدر جنرل ایوب کی یہ تقریر کئی پہلوؤں سے ہمارے اہل علم حضرات کے لئے قابل غور ہے۔ ہم نے صرف ایک پہلو کو ہی لیا ہے

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے خدمت کا موقعہ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے ضروری گذارش

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایسے صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پتہ جات کی ضرورت ہے جو تیار سوت سے نہایت عمدہ کپڑا تیار کر سکیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ صحابی خود اپنے ہاتھ سے کپڑا تیار کر سکتے ہوں۔ اور اس کی تیاری میں کسی دوسرے کا ہاتھ نہ لگے۔ جملہ پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ اگر ان کے علاقہ میں کوئی صحابی اس قسم کا کام کر سکتے ہوں تو ان کے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یہ کام نہایت ضروری ہے۔ اس طرف خاص توجہ کرنے کی درخواست ہے۔ (مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے جملہ اراکین مجلس کی فہرستیں مع جملہ کوائف (جو کہ فارم ہائے بیعت میں درج کئے جاتے ہیں) جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔

اکثر مجالس نے ابھی تک فارم ہائے رکنیت خدام سے پُر کروا کر مرکز کو ارسال نہیں کئے۔ ان مجالس کے قائدین کا فرض ہے۔ کہ اپنی اولین فرصت میں اس اہم کام کو بھی سرانجام دیں اور تمام فارم ہائے رکنیت پُر کروا کے مرکز میں بھجوائیں۔ اگر کسی مجلس کے پاس فارموں کی کمی ہو تو وہ مرکز سے منگوا لیں۔

مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۱۰)

(اس جگہ یہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ قادیان ان قصبات میں سے نہ تھا جس میں طاعون مطلقاً وارد ہی نہ ہوئی تھی۔ بلکہ وہاں طاعون پڑی۔ قادیان میں حضور کے مخالفین میں سے زیادہ تر آریہ سماجی تھے اور کچھ حضور کے اپنے خاندان کے افراد تھے جو ملحقہ مکانات میں رہتے تھے۔ پیشگوئی کے مطابق اس قصبہ میں ایسی طاعون تو نہ آئی جس سے لوگ کتوں کی طرح مرتے لیکن کافی لوگ اس مرض کا شکار ہوئے اور ملحقہ مکانات کے لوگ بھی اسی مرض کا شکار ہو کر فوت ہوئے آریہ سماجیوں نے ایک رسالہ "شبھ چنتک" نامی حضور کی مخالفت میں نکالا تھا۔ اس رسالے کے مالک اور منتظمین ایک ایک کر کے ہلاک ہوئے۔ اب سوچنے والی بات یہ ہے۔ کہ طاعون کے کیڑے ان مکانات میں تو آ گئے جو دیوار بہ دیوار تھے۔ اور وہ مکان جس کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس نہ تھا کہ وہ عام لوگوں کی آمد و رفت کا مرکز نہ ہو سارے پنجاب سے جہاں بھڑکی ہوئی آگ میں گرفتار تھا۔ لوگ قادیان میں آتے اور اسی مکان کی طرف رجوع کرتے۔ لیکن اگر کوئی بھی نہ آتا تب بھی وہ چوہے جو ملحقہ گھروں میں پہنچ گئے تھے۔ اور وہ کیڑے جو ان چوہوں کے ذریعہ سطح زمین پر موجود اور لوگوں کو کاٹتے پھرتے تھے۔ ان کے لئے قطعاً مشکل نہ تھا کہ وہ اس گھر میں بھی پہنچ جانے اور سب سے عجیب بات یہ ہے۔ کہ وہ اس گھر میں گئے۔ اور انہوں نے اپنے کیڑا ہونے کا ثبوت دیا۔ چنانچہ ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم ایم۔ اے کو شدید بخار ہوا۔ اور انہیں یہ یقین ہو گیا۔ کہ یہ بخار طاعون کا بخار ہے۔ مولوی صاحب سخت گھبرائے۔ چنانچہ اس کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دی گئی۔ حضور تشریف لائے۔ اور مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر بڑی تحدی سے فرمایا۔ کہ اگر اس مکان میں آپ کو طاعون ہو جائے تو میں جھوٹا۔ حضور نے نبض پر ہاتھ رکھا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا عجیب کرشمہ نظر آیا کہ اسی دم بخار ختم ہو گیا اسی طرح حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو اس زمانہ میں ابھی بچے تھے شدید بخار ہو گیا اور ان کی رانوں میں انہیں دو گلٹیاں نکل آئیں۔ حضور نے دعا فرمائی اور اس وقت پھر خدا تعالیٰ کا عجیب معجزہ ظہور میں آیا کہ دعا کے بعد ہی حضرت میر صاحب کی گلٹیاں غائب ہو گئیں۔ بخار اتر گیا اور مرحوم اٹھ کر کھیلنے لگ گئے۔ اسی طرح حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک نوجوان محمد حیات نامی طاعون میں مبتلا ہوا۔ وہ دور جگہ کا رہنے والا تھا۔ اور بیماری یقینی طور پر طاعون کی تھی۔ ہر چند اس کی موت بھی پیشگوئی پر مخالفانہ اثر نہ ڈالتی لیکن اس وقت اس کی اپنے اعزہ و اقرباء سے دوری حضور کے لئے توجہ کا موجب ہوئی۔ اسے باغ میں رہنے کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ اور خود کو دیکھنے حضرت علامہ مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ علاج کے لئے بیمار کو دیکھنے گئے۔ حضرت نے بیمار کو دیکھا تو مایوسی کا اظہار فرمایا۔ کیونکہ اسے چھ گلٹیاں نکلی ہوئی تھیں نہایت تیز بخار تھا۔ اور پیشاب کے ساتھ خون آ رہا تھا۔

حضرت منشی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے بیمار کی حالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی۔ تو حضور نے فرمایا کہ ہم دعا کرتے ہیں کافی رات گئے حضور نے حضرت منشی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ جا کر دیکھو کہ کیا حالت ہے اس پر حضرت منشی صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب رضی اللہ عنہ دیکھنے کے لئے گئے تو یہ عجیب ماجرا دیکھا کہ محمد حیات بالکل تندرست چارپائی پر بیٹھا تھا۔ ان واقعات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ایک سدھایا ہوا جانور بعض وقت کسی گھر کے فرد پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو مالک کے ہاتھ کے اشارے پر وہیں پیچھے ہٹ کر بیٹھ جاتا ہے۔ طاعون کے بے شعور کیڑے بھی اسی طرح حکم بجا لاتے تھے۔ گویا وہ اپنے حکم دینے والے کو پہچانتے تھے۔ جو اپنے مولیٰ کے اذن سے انہیں حکم دیتا تھا۔ سارے پنجاب میں مخالفین کو اس طرح پہچانتے اور ان پر حملہ کرتے تھے کہ حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اخبار "شبھ چنتک" کے تمام مالکان و کارکنان اور دیگر بہت سے مخالفین طاعون کے کیڑوں کا شکار ہو گئے۔ یہ سب لوگ مخالفت، بدزبانی، سب و شتم اور حضور پر کفر کے فتوے لگانے میں پیش پیش تھے۔ اور خدا کے عذاب کے کیڑوں نے ایک ایک کر کے ان کو چن لیا۔ یہ نشان قدرت کا نہایت ہی روشن نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

میں اس معجزے کے بیان میں یہ بات بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس عظیم الشان مجمع میں اس وقت بھی سینکڑوں افراد ایسے موجود ہوں گے جو خدا کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں جب کہ وہاں طاعون شدت سے پھیلی ہوئی تھی ہر طرح محفوظ رہے۔ ایسے افراد بھی سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہوں گے جو خدا کی قسم کھا کر گواہی دے سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے انہیں قطعی یقین تھا کہ انہیں یہ بیماری کچھ نہیں کہہ سکتی۔ درآنحالیکہ ان کے ہمسایہ میں موتا موتی لگی ہوئی تھی۔ ایسے دیہات کے نمائندگان بھی یہاں موجود ہیں جو گواہی دے سکتے ہیں کہ ان کے ہاں طاعون کی وجہ سے جماعت بنی۔ یہ کتنا بڑا عجیب کرشمہ ہے کہ کیڑوں کو عقائد کی درستی و نادرستی کا علم تھا۔

میں نے ابھی یہ عرض کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں خدا کی مجسّم قدرت ہوں۔ یہ قدرت نمائی اپنوں کے لئے عجب عجب رنگ اختیار کرتی رہی ہے جن لوگوں کو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا زیادہ موقعہ ملا ہے وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ حضور کے غلاموں میں سے جب بھی کوئی حضور کی خدمت میں کوئی مشکل پیش کرتا اور حضور کے منہ سے **"ہاں خدا قادر ہے ہم دعا کریں گے"** کے الفاظ نکل جاتے تو اس مشکل کا حل ہو جانا یقینی ہو جاتا۔ اس قسم کی مثالیں اگر بیان کی جائیں تو بلا مبالغہ ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ حضور کا یہ طرز کلام بعض اوقات چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی اپنا جلوہ دکھاتا۔ مجھے یہ روایت کبھی نہیں بھولتی کہ ایک دفعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور حضرت منشی روڑے خاں صاحب رضی اللہ عنہما گرمی کے موسم میں حضور سے اجازت رخصت حاصل کر رہے تھے کہ حضرت منشی روڑے خاں صاحب نے عرض کیا کہ حضور گرمی بہت ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اتنی بارش برسائے کہ اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "ہاں خدا قادر ہے ہم دعا کریں گے"۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی طبیعت میں نہایت پیارا مزاح تھا آپ نے عرض کیا کہ حضور یہ دعا تو فرمائیں کہ بارش ہو یہ دعا منشی روڑے خاں صاحب کے لئے ہی ہو کہ اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی۔ خدا کے مسیح نے یہ دونوں فدائی دعا کی درخواست کر کے رخصت ہوئے اور ابھی موضع ڈالے کے موڑ تک نہیں پہنچے تھے کہ اتنی بارش ہوئی کہ سڑک کے دونوں طرف کے کھتانوں میں پانی بھر گیا اور تانگہ الٹا اور دونوں اصحاب زمین پر آ رہے۔ حضرت منشی روڑے خاں صاحب بھاری جسم کے تھے وہ نیچے گرے اور بلا مبالغہ اوپر بھی پانی تھا اور نیچے بھی۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے عرض کیا کہ کیا میں ساری عمر اپیل نویس ہی رہوں گا؟ حضور نے فرمایا "پیشہ تو آزاد ہے"۔ اور پھر فرمایا کہ اچھا اگر ایسا ہو جائے کہ آپ منشی روڑے خاں صاحب کی جگہ لگ جائیں اور وہ کسی اور جگہ چلے جائیں۔ حضرت منشی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ عجیب ماجرائے قدرت تھا کہ واپس جاتے ہی مجھے ریڈری کی پیشکش ہوئی اور حضرت منشی روڑے خاں صاحب نائب تحصیلدار لگ گئے۔

میں نے اپنے کانوں سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کو پُرنم آنکھوں سے کہتے سنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہم دنیا میں شہزادوں کی طرح پھرا کرتے تھے۔ ہمیں کبھی کسی بات کا غم اور کسی چیز سے خوف نہ ہوتا تھا۔ ایک سرور کی سی کیفیت دائمی طور پر رہتی تھی۔ اسی طرح حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۸۹۰ء میں حضور کو اپنے ایک خط میں عرض کیا:۔

"جب تک حضور کی خدمت میں حاضری کا شرف رہا کچھ خبر نہ تھی کہ دنیا کہاں بستی ہے اور دنیا کے فکر اور غم کیسے ہوتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ حضور کی خدمت میں حاضر رہنے سے میری ایسی حالت تھی کہ اگر خوش قسمتی سے میری موت ان ایام میں آ جاتی تو میں خدا کی طرف ایسا پاک و صاف ہو کر جاتا جیسا کہ حضور کا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جناب باری کا منشاء ہے"۔

(رسالہ اصحاب احمد صفحہ ۱۲)

یہ کیفیت قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ کی صحیح تفسیر تھی۔

خدا کے اس محبوب کے پاس جو بھی آیا وہ اپنی جھولی مراعات سے بھر کر لے گیا۔ حضور نے فرمایا تھا ؎

ہزار سرزنی و مشکلے نہ گردد حل
بہ پیش او بہ رو ی کار یک دعا باشد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کا کام بھی یقیناً وہی ہو سکتا تھا جو خدا تعالیٰ نے آیت ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ

رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہٖ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ میں بیان فرمایا گیا ہے تلاوتِ آیات کا ذکر ہو چکا اب تزکیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

چوبیسواں معجزہ

اس خطرناک دہریت اور مادہ پرستی کے زمانے میں آپ کی قوتِ قدسی نے ایک عظیم الشان جماعت پیدا کی جو لاکھوں کی تعداد میں ہے جن میں خدا اور رسول پر یقین اور پاکیزگی ایسے کمال تک پہنچی ہوئی ہے کہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اور کوئی جماعت اس جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

یہ تلاوت آیات کا طبعی نتیجہ ہے اور جو وجود بھی اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوا اس کیفیت کا پیدا ہونا محال ہے۔ مخالف سے مخالف بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ بحیثیت جماعت جس طرح یہ لوگ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ احکام الٰہی کی پابندی کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو دیوانہ وار اکناف عالم میں پھیلاتے ہیں۔ اس بارے میں ان کی برابری کرنا محال ہے۔ مصر کے ایک اخبار نے یہاں تک لکھا تھا کہ عیسائی مشنری جن کے پاس کروڑوں اربوں کا سرمایہ اور صدہا سال سے منظم ہیں اور عظیم الشان حکومتوں کی مدد انہیں حاصل ہے وہ بھی اس شان سے اپنے مذہب کی خدمات سرانجام نہیں دیتے جس طرح کہ یہ مٹھی بھر جماعت سرانجام دیتی ہے۔ خدا کے مسیح کی اس سے بڑی اعجاز نمائی اور کیا ہوگی۔ ہر شخص کی دوڑ اس وقت دنیا کی لذات اور زینتوں کی طرف ہے۔ لیکن اس جماعت کی دوڑ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اسی لئے حضور نے فرمایا۔

بشنوید اے مردگان من زندہ ام
اے شبانِ تیرہ من تابندہ ام

ذالک ھو الیحیی الموتیٰ۔

مردہ قوم کے دلوں میں ایمان پیدا کرنا اور اسے راسخ کر دینا بھی حقیقی احیائے موتیٰ ہے۔ آجکل کے حالات میں تو یہ ایک بہت بڑا اعجاز ہے کہ ایک جماعت اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی توحید، اس کی صفات پر ایمان رکھتی ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ جس کے شواہد پاکباز مومنین کے وجودوں میں موجود ہیں۔ ان میں بیسیوں، سینکڑوں کی تعداد میں الہام وکشوف اور رویائے صادقہ سے مشرف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ وہ اپنے معاملات میں واضح طور پر دوسری دنیا سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ اور کوئی جماعت تو ان باتوں کا ادعا بھی نہیں کرتی حقیقت تو بہت دور کی بات ہے۔

خدا کے مسیح کے انوار وعلوم قرآنیہ کو وحی الٰہی کی روشنی میں دنیا کے سامنے اس طرح پیش فرما دیا ہے کہ اس نئے دور کی تمام وہ مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ جن کے سامنے دنیا کے بڑے بڑے عالم اور فلسفی حیران اور مبہوت ہیں۔

غرض یہ جماعت تزکیہ کے لحاظ سے ایک ایسی جماعت ہے جن کے قلوب خدا پر یقین سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور یہی نعمت ہے جس سے دنیا محروم ہے۔ اور یہی یقین ہے جو انہیں ہر دنیوی لذت سے بے نیاز کر کے دیوانہ وار بنوں اور جنگلوں میں لئے پھرتا اور ان کے مونہوں سے خدا اور رسول کی سچائی بیان کرواتا ہے۔

یہ نعمت تازہ بتازہ نشانات سے انہیں حاصل ہوتی رہی ہے۔ اور وہ جب کبھی بھی اپنی کسی ضرورت کے لئے اپنے مسیحا کے پاس جاتے رہے ہیں۔ وہ نئی زندگی لے کر آتے رہے ہیں حضرت حافظ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

ہیچ کس نیست کہ در کوئے تواش کارے نیست
ہر کس اینجا زپئے مطلبے مے آید

پچیسواں معجزہ

میں یہاں قبولیتِ دعا کے چند زندگی بخش معجزات بیان کرتا ہوں۔ ان معجزات کے بیان کرنے سے پہلے یہ عرض کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نبی خدا کی تمام صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور اسی واسطے خلیفۃ اللہ کہلاتے ہیں۔ خدا خالق ہے اور وہ اپنے مامور کے ذریعہ اپنی صفت خلق کا اظہار فرماتا ہے۔ اسی طرح وہ شافی ہے اور اپنے ماموروں کے ذریعہ ایسی شفا مریضوں کو عطا کرتا ہے کہ وہ دعوے سے کہتے ہیں کہ فاتوا بشفاءٍ مثلہ۔ وہ علیم ہے اور ایسا علم اپنے ماموروں کو دیتا ہے کہ کوئی ان کے مقابلہ میں نہیں آسکتا۔ وہ قادر ہے اور ایسی قدرت نمائی کرتا ہے کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ علمی قدرت کے بہت سے معجزات بیان کئے جا چکے ہیں۔ اب قبولیت دعا کے ایسے معجزات بیان کئے جاتے ہیں جن میں خدا کی صفت خلق اور صفت شافی کا عظیم الشان ظہور ہوا ہے ان معجزات کو بیان کرنے سے قبل یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ قبولیت دعا کے نشانات حضور کے ہاتھوں اس کثرت سے ظاہر ہوئے کہ شاید وہ بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ ہر شخص جس نے آکر کوئی اپنی مشکل پیش کی خواہ وہ دنیوی تھی یا دینی بہت ہی کثرت سے اللہ تعالیٰ نے حل فرمایا۔ اگر ان نشانات کو بیان کیا جائے تو شاید سینکڑوں ہزاروں صفحات کی کتاب میں بھی سما نہ سکیں۔ لیکن میں یہاں صفات باری کے لحاظ سے نمونے کے طور پر بعض معجزات بیان کرتا ہوں۔

صفتِ خلق کا ایک نشان ایک شخص منشی عطا محمد صاحب مرحوم کے لئے اس طرح ظہور میں آیا۔ کہ آپ ایک عرصے سے شادی شدہ تھے آپ کی تین بیویاں تھیں لیکن کسی کے ہاں بھی اولاد نہ تھی۔ منشی صاحب مذکور قادیان کے قریب ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ انہیں کسی بزرگ دوست نے حضورؑ کے دعوے کی تبلیغ کی۔ اس پر منشی صاحب نے کہا کہ اگر وہ واقع میں خدا کی طرف سے ہیں تو میں انہیں خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں۔ اگر وہ کام ہو گیا تو میں سمجھ لوں گا کہ وہ مستجاب الدعوات ہیں چنانچہ منشی صاحب مرحوم نے حضورؑ کو ایک خط لکھا جس میں لکھا کہ آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے خوبصورت صاحب اقبال لڑکا جس بیوی سے میں چاہوں عطا کرے۔ خط کے نیچے منشی صاحب نے یہ بھی لکھ دیا کہ ان کی تین بیویاں ہیں۔ مگر کسی سے بھی کئی سال ہو گئے ہیں اولاد نہیں ہوئی وہ چاہتے ہیں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو۔ یہ شرط انہوں نے اس لئے لگائی کہ انہیں خیال تھا کہ اس کے ہاں اولاد ہونا بوجہ ان کے عمر رسیدہ ہونے کے اور بھی مشکل تھا۔ حضورؑ کی طرف سے انہیں اس خط کا جواب ملا کہ دعا کی گئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کرے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔ چار یا پانچ ماہ کا عرصہ گذرا ہوگا کہ منشی صاحب نے اپنی بڑی بیوی کو دیکھا کہ رو رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ اولاد تو میرے ہاں نہیں ہوئی تھی . . . . . .

گویا اولاد کی جو تھوڑی بہت امید تھی وہ بھی جاتی رہی یہ سن کر انہوں نے منشی صاحب کو کہا کہ وہ انہیں ان کے بھائی کے ہاں جو امرتسر میں ہیں بھیج دیں تا وہ اپنا علاج کرائیں۔ منشی صاحب سناتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو امرتسر تو نہ بھیجا۔ لیکن ایک دائی بلوا کر اس سے علاج کروانا چاہا۔ دائی نے سرسری طور پر دیکھتے ہی کہا۔ میں دوائی نہیں دیتی۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا . . . . بھول گیا ہے۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ بی بی تو بانجھ ہے لیکن اب پیٹ میں بچہ معلوم ہوتا ہے۔ دائی نے باہر آکر بھی یہی بات کہنا شروع کر دی کہ خدا بھول گیا ہے۔ منشی صاحب نے اسے کہا کہ ایسا مت کہو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کرائی تھی جو قبول ہو گئی ہے۔ پھر منشی صاحب نے لوگوں کو بھی کہنا شروع کر دیا کہ دیکھ لینا میرے ہاں لڑکا ہوگا۔ اور وہ خوبصورت اور صاحب اقبال بھی ہوگا

ظاہر ہے کہ یہ واقعہ حضرت زکریا کی طرح کا ایک واقعہ ہے اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو شرط لگائی تھی وہ زکریا والی شرط رکھی تھی خدا تعالیٰ نے زکریا کے معجزے کو اپنی ہمیشہ رہنے والی پاک کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ اس سے اس معجزہ کی اہمیت سمجھ میں آسکتی ہے جس طرح وہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ...... الخ

اسی طرح یہاں بھی عدم محض سے اس بچے کو وجود میں لایا گیا۔ اور یہ عظیم الشان نشان خدا کی صفت خلق کا ہے۔ منشی عطا محمد صاحب کو اس بچے کی پیدائش کی خود بھی کوئی امید نہ تھی۔ پیدائش ایک قانون نیچر کا فعل ہے۔ اگر دونوں وجود صحیح وتندرست اور صاحب مادہ تولید ہوں تو پیدائش قانون کے مطابق ہوتی ہی رہتی ہے لیکن منشی صاحب نے اتنا لمبا عرصہ ایک نہیں تین بیویوں سے گذار کر یہ ثابت کر دیا ہوا تھا کہ سوائے خدا تعالیٰ کی غیر معمولی قدرت کے ان کے ہاں اولاد نہیں ہو سکتی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پہلی کی بجائے دوسری۔ اور دوسری کی بجائے تیسری کسی نہ کسی کے ہاں اولاد ہو جاتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ایک مدت دراز کا اس پر گذر جانا ظاہر کرتا تھا کہ جب تک خدا کی صفت خلق حضرت زکریا کی طرح ظہور میں نہ آئے اولاد کا ہونا ممکن نہ تھا۔ پس خدا نے جو خالق بھی ہے اور ہر بات پر قادر بھی ہے یہ بچہ پیدا کیا۔ اور آج وہ بچہ مکرم شیخ عبد الحق صاحب ایگزیکٹو انجینئر کے وجود میں یہاں اس جلسے میں بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اخلاص میں اور بڑھائے اور عمر میں برکت دے۔ وہ جب تک زندہ ہیں خدا کا ایک چلتا پھرتا نشان ہیں۔ ایسے نشانات کا اعادہ خدا کی کتاب کو زندہ ثابت کرنے والا امر ہے۔ اور بہت سے مایوسوں کے دلوں میں امید کی لہر دوڑا دینے والا ہے

حضرت منشی عطا محمد صاحب جن کے لئے خدا نے یہ نشان دکھایا پھر احمدیت میں داخل ہوئے۔ اور اس معجزہ نے ان کی کایا پلٹ دی۔ وہ جو دنیا دار تھے۔ خدا کے ہو گئے ٭ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال بڑھاتی ہے
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خطابیہ الفاظ کا استعمال

ایک اعتراض کا جواب

از مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

مقام محبت

دوسرا مقام جہاں غائب کو بطور مخاطب پکارا جاتا ہے مقام محبت وعشق ہے ایک محب جب اپنے محبوب کو یاد کرتا ہے یا جب انسان اپنے کسی محسن کے احسان کو یاد کرتا ہے تو خواہ معشوق یا محسن اس کے سامنے نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اپنی تنہائی میں اس کے لئے دعائیں کرتا ہے اور اس کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لاکر بطور نصب العین اس سے خطاب کرتا ہے۔ بعض اوقات تو عاشق صادق معشوق سے تعلق رکھنے والی بے جان چیزوں کو بھی خطاب کرتا ہے۔ اور اس سے کلام کا حسن بڑھتا ہے۔ کبھی محبوب کے مکان سے خطاب کرتا ہے۔ کبھی اس کے زمان تلاقی کو خطاب کرتا ہے۔ کبھی اس کے وقت موت کو خطاب کرتا ہے۔ کبھی اس کی موت سے خطاب کرتا ہے اور یہ سب کچھ متکلم کے عواطف محبۃ اور داعیۂ شوق کا اظہار ہوتا ہے۔ اور وہ مجبور ہو جاتا ہے کہ اپنے محبوب ومحسن کو خواہ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو اسے خطابیہ اور حاضرانہ الفاظ سے بات چیت کرے۔

ذوقِ ایں مے نشناسی تا نہ چشی ع

چند مواقع استعمال ملاحظہ ہوں۔ (۱) مساجد میں روشنی کا انتظام حضرت عمر رضی اللہ کے زمانہ میں شروع ہوا تھا ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے۔ مسجد روشنی سے چمک رہی تھی تو حضرت علی رضؓ کے دل میں حضرت عمرؓ کی محبت نے جوش مارا کہ انہوں نے یہ کیسا خوب کام شروع کیا تھا کہ مساجد میں روشنی کا انتظام ہو گیا۔ تو آپ نے بطور خطاب فرمایا۔ نور اللہ قبرك یا ابن الخطاب كما نورت مساجدنا اے ابن الخطاب خدا تیری قبر کو روشن کرے جیسا کہ تو نے ہماری مساجد کو روشن کیا۔

(۲) مؤذن جب صبح کی اذان دیتا ہے۔ تو گھروں میں بیٹھے ہوئے مردوں عورتوں کو حکم ہے کہ جب مؤذن الصلوٰۃ خیر من النوم کہے تو اس کے جواب میں کہا جائے۔ صدقت وبررت تو نے سچ کہا۔ تو نے نیک کام کیا یہ خطاب بھی اسی قبیل سے ہے۔ حالانکہ مؤذن ان کے اس جواب کا سامع نہیں ہوتا۔

(۳) ہلال جب پہلی رات کا نکلتا ہے۔ تو ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی محبت اور توحید سے سرشار ہو کر خدا تعالیٰ کی اس عمدہ مخلوق سے خطاب کرتا ہے۔ حالانکہ چاند اس کی دعا کو سنتا نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے ربی وربك اللہ۔ اے چاند میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ ہے تو خدا نہیں ہے۔ تو یہ خطاب بھی اسی قبیل میں داخل ہے۔

(۶) علامہ جامی زلیخا کے نصب العین کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یوسف کا نقشہ ذہن میں بٹھا کر کہتی ہے۔

خیال یار پیش دیدہ بنشاند
ہم از دیدہ ہم از لب گوہر افشاند
کہ از پاکیزہ گوہر از چہ کانی
کہ از تو دارم ایں گوہر فشانی

(۷) علامہ جامی حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب بھائی ان کو چاہ میں لٹکانے لگے تو حضرت یوسف نے فرمایا۔

کجائی اے پدر آخر کجائی
ز حال ما چنین غافل چرائی
بیا بنگر کینرک زادگان را
زلالہ عقل ودین افتادگاں را

(۸) عرب شاعر کہتا ہے:۔

باللہ یا ظبیات القاع قلن لنا
الیلای منکن ام لیلی من البشر

(۹) ایک شاعر کہتا ہے:۔

الا یا منزلی سلمی سلام علیکما
هل الازمن اللاتی مضین رواجع

(۱۰) علامہ عبد المومن بن عبد الحق حضرت امام ابن تیمیہؒ کی وفات پر زد الوافر میں لکھتے ہیں

طبت مثویً یا خاتم العلماء
فی مقام المزلفی مع الاتقیاء

(۱۱) علامہ ذہبی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی موت کو مخاطب کرتے ہیں:۔

یا موت خذ من اردت اودع
محوت رسم العلوم والورع
اخذت شیخ الاسلام وانقصمت
عری التقی واشتفی اولو البدع

(۱۲) علامہ احمد بن فضل اللہ العمری الشافعی امام تیمیہؒ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

یا وارثا من علوم الانبیاء نُهَی
اورثت قلبی نارا وقدها الفکر
یا عالما بنقول الفقه اجمعها
اعنك تحفظ زلات کما ذکروا

(۱۳) علامہ جمال الدین بغدادی امام تیمیہؒ کو مخاطب کرکے الکواکب الدریہ میں لکھتے ہیں

یا خاتم العلماء علمك معجز
بهر الوری فعددت عنه موما

(۱۴) شیخ تقی الدین بغدادیؒ علامہ تیمیہ کی وفات پر لکھتے ہیں۔

رحلت وخلفت القلوب جراحة
فذوب وجیش الصبر قل جنده

(۱۵) حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں

الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا
وکنت بنا برًا ولم تك جافیا

(۱۶) اسی قبیل سے وہ حدیث ہے۔ جسے عثمان بن حنیف نے روایت کیا ہے کہ ایک اعمیٰ صحابی نے یہ دعا کی اور اس کی دعا قبول ہو گئی۔ اللّٰهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبینا محمدٍ نبی الرحمة یا محمدُ انی اتوجه بك الی ربك الخ

جسے طبرانی بیہقی وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے حالانکہ صحابہ کرام آنحضرت صلعم کو عالم الغیب نہ جانتے تھے۔ بلکہ محبت میں آکر بطور ولولہ عشق یہ مخاطبانہ الفاظ استعمال کئے گئے

(۱۷) جب ایک مومن قیام رکوع۔ سجود میں خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ اور اسے مناجات الٰہیہ نصیب ہوتی ہے آخر میں وہ قعدہ خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے التحیات للہ والصلوات والطیبات اے خدایا تمام عبادتوں کا تو ہی مستحق ہے۔ خواہ قومی ہوں مالی ہوں بدنی ہوں۔ اس کے بعد اس پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ مجھے نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہو گئی مجھے معراج روحانی حاصل ہو گیا۔ میں اپنے خدا تک پہنچ گیا۔

پھر معاً اسکے دل میں اپنے محسن کا خیال آتا ہے کہ یہ نماز یہ مناجات الٰہیہ مجھے کیسے نصیب ہوئی تو فوراً اسکے دل میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجزن ہوتی اور وہ یقین کرتا ہے مجھے یہ سب کچھ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حاصل ہوا۔ اس مقام پر گویا حضور کا نقشہ اسکے سامنے آجاتا ہے۔ حضور کے احسانات اسے یاد آجاتے ہیں اور کہتا ہے اے میرے پیارے رسول اگر تو دنیا میں نہ آتا تو ہمیں لقاء ربی کے طریقے کون سمجھاتا۔ اس حالت میں بے ساختہ لفظ خطاب اس کے منہ سے نکلتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته

شعر: علیك سلام اللہ یا مهبط الهدی
علی شاهدٍ منك وصحبك راتبا

حرف آخر

اسی مقام پر علامہ جامیؒ فرماتے ہیں۔ ع

ترحم یا نبی اللہ ترحم

اسی مقام پر ایک عاشق صادق کہتا ہے

مثالك فی عینی وذکرك فی فمی
ومثواك فی قلبی فاین تغیب

اسی مقام پر حضرت امام الزمان علیہ السلام اپنے آقا اور سید سرور کائنات علیہ السلام کی محبت میں فنا ہو کر اور زمانہ حاضر میں اسلام کی زبوں حالی کا نقشہ ذہن میں لاکر کبھی کہتے ہیں:۔

یا قلبی اذکر احمدا
عین الهدی مفنی العدا

کبھی فرماتے ہیں:۔

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

کبھی فرماتے ہیں:۔

جسمی یطیر الیك من شوق علا
یا لیت کانت قوة الطیران

کبھی فرماتے ہیں:۔

اے سید الوری مدد ے وقت نصرت است
در بوستان سرائے تو کس باغباں نماند

محمد عربی علیہ السلام کے اس عاشق کے ان الفاظ کو اگر کوئی شرک وکفر کی طرف منسوب کرے تو اس کی خدمت میں ہم آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف یہی ایک شعر پیش کرتے ہیں۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور احباب جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ پر کافی خرچ کر رہی ہے۔ قوم کے بچوں کو ملک وملت کی خدمت کرنے کے قابل بنانا ہمارا مقصود ہے اور بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت پر جس قدر رقم بھی خرچ کی جائے۔ جائز بلکہ ضروری ہے۔ اس لئے احباب کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف اپنے بلکہ اپنے زیر اثر والدین کے بچوں کو بھی یہیں داخل کروائیں۔ بورڈنگ ہوس اور سکول کا عملہ اپنی کوتاہیوں سے واقف ہے۔ اور اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہر جائز شکایت کو جو سکول کی تعلیمی واخلاقی حالت کو مثالی بنانے کے سلسلہ میں کی جائے۔ دور کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ احباب اپنے اس مرکزی ادارہ کو اپنی عملی دلچسپی سے مفید تر بنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول — ربوہ

سادہ لباس اور خواتین

قوموں کی زندگی کا ثبوت اسی بات سے ملتا ہے کہ ان کا رہن سہن طور طریقے اور ماحول کیسا ہے۔ ہر زندہ قوم سب سے پہلے اپنے ملکی وسائل کا جائزہ لیتی ہے اور اپنی ضروریات کو اس طرح پورا کرنے کی سعی کرتی ہے کہ اپنے اپنی وسائل و ذرائع کی حدود میں رہ کر اپنی وضعداری یا اپنی روایات کو قائم رکھ سکے۔ اسی قوم کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے جو یہ سمجھ لے کہ چاہے کچھ بھی ہو ملک کی عظمت اور استقامت اور حرمت پر کسی صورت میں حرف نہ آنے پائے۔ اگرچہ بظاہر لباس ایسی چیز سمجھا جاتا ہے جس میں عام طور پر یہ سوچنا بھی کوئی گوارا نہیں کرتا کہ یہ کوئی قومی مسئلہ ہے یا اس کا تعلق ملک کے کسی اہم معاملات میں سے ہے۔ اس لئے کہ عام طور پر لباس ہر شخص کی اپنی اپنی پسند اور شخصی قسم کا مسئلہ گنا جاتا ہے یعنی لباس کی ترتیب، انتخاب اور فیشن ہر مرد و عورت کے اپنے ذوق اپنی پسند اور کی اور بسا اوقات اپنے وسائل پر منحصر ہوتا ہے۔ یہ بڑے اچنبھے کی بات ہے کہ آج تک ہم نے اس ضروری و اہم مسئلہ کو کبھی قومی نقطۂ نظر سے نہ تو سوچنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی اس سے متعلق جو اور بہت سی باتیں سامنے آجاتی ہیں انہیں سمجھنے کے لئے کوئی سنجیدگی سے کوشش کی گئی ہے۔ ہر شخص اسے اپنا ذاتی اور خالص گھریلو معاملہ سمجھ کر یہ جرأت ہی نہیں کرتا کہ اسے قومی انداز سے دیکھے۔ اور اس طرح اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرے کہ جس سے من حیث القوم کوئی صحیح راہ عمل دریافت ہو جاسکے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لباس کا انتخاب فیشن کی نسبت سے کیا جاتا ہے اور عورتوں کی پسند بھی فیشن کی نظر ہو جاتی ہے۔ بڑے بڑے گھرانوں کی عورتیں مغربی تہذیب سے زیادہ قریب ہونے کے باعث اسی قسم کا لباس بھی زیب تن کرنا پسند کرتی ہیں اور روزانہ کے بدلتے ہوئے فیشنوں کے رائج کرنے میں اس قسم کی خواتین کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ متوسط گھرانے کی عورتیں ان اونچی سوسائٹی کی خواتین کو دیکھ کر اسی جدوجہد میں مصروف رہتی ہیں کہ وہ بھی کسی طرح ان کا سا لباس بنائیں۔ اسی طرح غریب گھرانے کی خواتین باوجود اپنے ذرائع نہ ہونے کے اسی ادھیڑ بن میں رہتی ہیں کہ جس طرح بھی ہو سکے وہ بھی فیشن میں کسی سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ بعض بہنیں شاید یہ کہیں کہ عورت فطرتاً ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ خوبصورتی فیشن، نفاست اور بناؤ سنگار سے خود بخود مانوس ہو جاتی ہے اور اس لحاظ سے اس کے سامنے معاشرہ کی پیدا کردہ کسی قسم کی کوئی خلیج باقی نہیں رہتی اور وہ فطرت سے مجبور ہو کر فیشن پرستی کی طرف زیادہ مائل ہو جاتی ہے۔

اگر اس کلیہ کو مان لیا جائے تو یقیناً اس سے یہ نتیجہ مترشح ہوتا ہے کہ عورت کی اسی فطرت کی بدولت ہماری سماج اکثر برائیوں کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ جہاں عورت کو بناؤ سنگار سے لگاؤ اور دلچسپی ہے وہاں اگر اسے یہ بات ذہن نشین کرا دی جائے کہ ملک کے استحکام کے لئے کیا کرنا ہے تو وہ قربانی اور ایثار کا وہ مرقع بھی پیش کر سکتی ہے جو شاید کوئی اور صنف پیش نہ کر سکے۔ عورت کی قربانی کے قصے ضرب المثل ہیں اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

ان نظریات کے پیش نظر اگر یہ کہا جائے کہ ہماری خواتین قوم و ملک کی خاطر اپنا سکھ اپنا چین۔ غرض اپنا سب کچھ قربان کر دینے میں بھی دریغ نہیں کرتیں تو یہ کوئی حیرت کی بات نہ ہوگی۔ اور اس کی بہت سی مثالیں تحریک قیام پاکستان ہی کی تاریخ سے مل جائیں گی۔ کہ صرف جذبۂ حب الوطنی کے پیش نظر ہماری بہنوں نے کیا کارہائے نمایاں کر دکھائے اور دنیا کو انگشت بدنداں کر ڈالا۔ اس لئے یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ قوم و ملک کی ہر مشکل کے وقت صنف نازک نے مردوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے ہیں اور اب جبکہ ہمارا ملک ایک ایسے دور میں داخل ہوا ہے جب ہم نے حقیقی معنوں میں اپنی منزل کو دیکھا ہے اور اسے سمجھنے کی کوشش کی ہے اور وہ پاکستان کی بقا۔ تحفظ اور سلامتی کی خاطر ہم سب مل کر ایک مخلص قیادت کے تحت بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں ہماری خواتین بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں۔ نئی حکومت کو معرض وجود میں آئے ابھی وقت ہی کون سا گذرا ہے۔ مگر جہاں ہمارے بھائیوں نے قوم و ملک کے لئے ہر شعبہ زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ وہاں ہماری بہنوں نے حال ہی میں ایک ایسی مہم چلائی ہے جس کی کامیابی پر درحقیقت ہمارا بہت کچھ منحصر ہے۔

بیگم صدر ایوب اور بیگم جسٹس شیخ کی سادگی کی تحریک نہ صرف ایک بہت ہی بروقت اور قابل قبول تحریک ہے بلکہ اس کا سب سے

(۳) بڑا فائدہ یہ ہے کہ بڑے متوسط اور چھوٹے گھرانوں کی خواتین کے درمیان جو مصنوعی خلیج اب تک حائل تھی وہ مٹ جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ دیسی کپڑا پہننے کے دیگر فوائد یہ بھی ہوں گے کہ ملک کا پیسہ ملک کے اندر ہی رہے گا اور ہمارا زرمبادلہ جو نفیس کپڑا درآمد کرنے میں خرچ ہوتا ہے بچا کر ملک کی دیگر ترقیاتی سکیموں پر خرچ ہو سکے گا۔ پھر دیسی کپڑا بنانے والے چھوٹے چھوٹے صنعت کار اور گھروں میں کھڈیوں پر کام کرنے والے مرد و خواتین خوشحال ہو سکیں گے۔

اس تحریک کا وجود ہمارے ملک کے لئے ایک بڑی نیک فال ہے۔ اور یقین کیا جاسکتا ہے کہ معاشرے کی اصلاح بھی اس تحریک کی وساطت سے بڑی حد تک خود بخود ہوتی جائے گی۔ لہٰذا ہماری بہنوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے اور اسے پروان چڑھانے کے لئے حتی المقدور کوشش کریں تاکہ ہم اس تحریک کو مقبول بنا کر ایک ایسا معاشرہ ترتیب دیں۔ جس میں ملکی وسائل و ضروریات کا احترام ایک لازمی جزو قرار دیا جائے۔

(بحوالہ دفتر محکمہ اطلاعات ملتان)

تبصرہ

البشریٰ ربوہ

رئیس التحریر:- مبارک احمد صاحب ملک۔ مدیر: مبارک احمد صاحب قاضی

ملنے کا پتہ: جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

البشریٰ عربی زبان کا ایک علمی مجلہ ہے۔ اب جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے ہر تین ماہ کے بعد شائع ہوا کرے گا۔ اس وقت اس کا ماہ مارچ کا شمارہ زیر نظر ہے جو ظاہری لحاظ سے عربی مجلات کے مقابلے میں ایک خاص مقام کا حامل نظر آتا ہے۔ آرٹ پیپر کا ٹائیٹل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دلآویز فوٹو سے مزین ہے۔ مضامین اہم دینی امور پر مشتمل ہیں۔ باوجود ظاہری و معنوی خوبیوں کے اس کا سالانہ چندہ اندرون پاکستان پانچ روپے اور بیرونی ممالک سے دس شلنگ ہے جو یقیناً زیادہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ احباب کو چاہیئے کہ اگر وہ خود عربی سے شغف رکھتے ہیں تو اس کے خریدار بنیں۔ ورنہ اپنے عربی دان غیراز جماعت احباب کے نام رسالہ جاری کروائیں۔ یا عربی ممالک میں اس کی اشاعت کی غرض سے اس کی اعانت کریں۔ اور اس طرح تبلیغ کا ثواب حاصل کریں!!

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۰ مئی سے شروع ہوگا اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانا چاہتے ہوں وہ ان تاریخوں میں صبح ۱/۲ ۷ بجے دفتر میں تشریف لے آویں جہاں داخل ہونے والوں کا انٹرویو لیا جائے گا۔ کم سے کم تعلیم پرائمری لازمی ہے۔

نوٹ:- جن طلباء نے میٹرک، ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے وہ اپنے امتحان کے نتائج نکلنے کے بعد داخل ہوسکیں گے جن کے لئے تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

محمد حنیف صاحب ظفر کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا فرمائے اور خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد ابراہیم

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی

چندہ تحریک خاص کے متعلق

ضروری اعلان

چندہ تحریک خاص کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسے مزید تین سال کے لئے جاری رکھا جائے۔ البتہ اس کی شرح سے نصف کر دی جائے۔ لہٰذا یکم مئی ۵۹ء سے چندہ تحریک خاص کی شرح حسب ذیل ہوگی:-

ا:- موصی صاحبان ان کی آمد پر ایک پائی فی روپیہ

ب:- چندہ عام ادا کرنے والے احباب سے ان کی آمد پر آدھی پائی فی روپیہ

تمام سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ آئندہ مذکورہ بالا شرح کے مطابق وصول کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اقوامِ عالم کے معیارِ زندگی میں موجودہ تفاوت ختم ہونا چاہیئے

لندن میں عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک کی تقریر

لنڈن ۷ مئی۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک نے مختلف قوموں کے معیارِ زندگی میں تفاوت ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ پس ماندہ ممالک اور ترقی پسند قوموں میں امتیاز و تفاوت کا یہ سلسلہ اگر جاری رہا تو روز افزوں کشیدگی کے بھیانک سائے اس "سرد جنگ" سے کہیں زیادہ خطرناک صورت اختیار کر جائیں گے۔

مسٹر یوجین بلیک یہاں "پلگرم سوسائٹی" کی طرف سے دیئے گئے ایک "ڈنر" میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا۔ یہ حقیقت واضح تر ہوتی جا رہی ہے کہ انسان صرف ایسی تہذیب و ترقی کو قبول کرے گا جو اسے غربت و افلاس سے نجات دلا سکے۔ آج پسماندہ اقوام ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اور ان کی منزل بڑی دور ہے"۔

عالمی بنک کے صدر اتوار کے روز نیو یارک سے لنڈن پہنچے تھے۔ آپ لنڈن سے برصغیر ہند و پاکستان کے دورے پر آئیں گے۔ آپ نے کہا "آج بین الاقوامی منظر پر سرد جنگ کے نقوش نمایاں نظر آتے ہیں۔ ترقی یافتہ اور پسماندہ ممالک کے عوام کے معیارِ زندگی میں جو فرق ہے اس نے "سرد جنگ" اور پیچیدہ اور "بھیانک" بنا دیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک اور پسماندہ اقوام کے مابین اس عدم مساوات نے دنیا کو یاس و قنوطیت سے دوچار کر رکھا ہے۔ اور پسماندہ دنیا میں اس مایوسی کو "استحصال" کرنے کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ عالمی بنک کے صدر نے کہا اگر آنے والی نسلوں کے لئے ایک بہتر اور محفوظ تر دنیا کی تعمیر مقصود ہے تو زیادہ تر تعمیری کام پس ماندہ ممالک میں کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ممالک جس معیارِ زندگی کے آرزو مند ہیں انہیں اس معیار سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں خود جدوجہد کرنی چاہیئے"۔

مسٹر یوجین بلیک نے کہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پس ماندہ ممالک کو جو اقتصادی امداد دی گئی ہے۔ اسے کسی صورت میں حوصلہ شکن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ یہ امداد بڑی عجلت میں یا غلط طریقے پر دی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس امداد کے جو نتائج برآمد ہونے چاہئیں تھے وہ ظاہر نہیں ہوئے۔

عالمی بنک کے صدر نے رائے ظاہر کی کہ اگر امداد — مختلف شکلوں میں سرکاری امداد — تمام پہلوؤں کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد دی جائے اور اسے سوچ سمجھ کر استعمال کیا جائے تو امداد حاصل کرنے والے ملک میں اس کے بڑے خوشگوار نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔

مسٹر یوجین بلیک نے کہا۔ کچھ عرصہ سے امداد سیاسی مقاصد کے تابع ہو کر رہ گئی ہے اور اس طرح بین الاقوامی کشیدگی کے دور میں بین الاقوامی دھڑے بندیوں یا دوست بنانے کا ایک ذریعہ بن کر رہ گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ میرے خیال میں امداد کے مقاصد کو جس طرح محدود کیا گیا ہے۔ اس کے نتائج اب عیاں ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس اندازِ فکر کی زیاں کاریوں کی بعض مثالیں بھی پیش کیں۔

آپ نے اعلان کیا کہ پسماندہ ممالک کی ترقی ایک ایسا اہم نصب العین ہے کہ ہم سب کو بڑی مستعدی اور جانفشانی سے اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں بین الاقوامی سیاست کے اتار چڑھاؤ یا بین الاقوامی تجارت کے تغیر پذیر مفادات کو خاطر میں نہیں لانا چاہیئے۔

امریکہ میں مسٹر ونسٹن چرچل کا ورود

نیو یارک ۶ مئی۔ سابق برطانوی وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل پرسوں صدر آئزن ہاور کے ذاتی طیارے میں نیو یارک پہنچ گئے۔

برطانیہ کے مسن رسیدہ مدبر نیو یارک سے واشنگٹن گئے۔ وہاں ہوائی اڈے پر صدر آئزن ہاور نے ان کا استقبال کیا۔ سابق برطانوی وزیر اعظم امریکی صدر سے طویل مصافحے کے وقت جذبات سے کافی مغلوب معلوم ہوتے تھے۔

طیارے سے سر ونسٹن کے اترنے کے بعد امریکی صدر نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ "امریکہ میں آپ کا دوبارہ استقبال کرنا میرے لئے افتخار ہے"۔ صدر آئزن ہاور نے سر ونسٹن کے طویل تعلقات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ان کی والدہ امریکی تھیں۔

صدر آئزن ہاور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سر ونسٹن نے کہا۔ "میں آپ کے نام اپنی قوم کی پائیدار دوستی کا پیغام لایا ہوں۔ اور مجھے امریکہ آنے پر ہمیشہ مسرت ہوتی ہے اور میں نے اسے ہمیشہ اپنا مادرِ وطن سمجھا ہے"۔

سر ونسٹن جمعرات تک صدر اور مسز آئزن ہاور کے مہمان ہوں گے۔ اور برطانیہ روانہ ہونے سے قبل ۴۸ گھنٹے برطانوی سفارت خانے میں گذاریں گے۔

ڈھاکہ ۷ مئی۔ پاکستان کے زرعی شماریات کمشنر مسٹر آفتاب احمد خاں نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں قدرتی اراضی کے متعلق اعداد و شمار جمع کرنے کا کام اکتوبر کے وسط میں شروع ہوگا اور نومبر کے آخر تک مکمل ہو جائیگا۔

لاہور ڈویژن میں دھان کی سُنڈی تلف کرنیکی وسیع مہم کا آغاز

دھان کی پیداوار میں آٹھ لاکھ من کے اضافہ کا امکان

لاہور ۷ مئی۔ صوبائی محکمہ زراعت نے لاہور ڈویژن میں دھان کی سُنڈی کو تلف کرنے کے لئے ایک وسیع مہم کا آغاز کیا ہے۔ توقع ہے کہ اس مہم کی کامیابی پر دھان کی پیداوار میں قریباً آٹھ لاکھ من کا اضافہ ہو جائے گا۔

متعلقہ حکام کے بیان کے مطابق لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع — لاہور۔ سیالکوٹ شیخوپورہ اور گوجرانوالہ — میں ہر سال قریباً چھ لاکھ اڑسٹھ ہزار ایکڑ رقبہ میں دھان بویا جاتا ہے۔ اس رقبہ سے قریباً دس لاکھ من دھان سُنڈی کے باعث کھیتوں میں ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ گذشتہ دو سال سے سُنڈی کے باعث دھان کی تباہی زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گئی اور اس سال گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں اس بیماری نے ایسی شدت اختیار کر لی کہ دھان کی پوری فصل کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

چنانچہ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر دھان کی سُنڈی تلف کرنے کے لئے لاہور ڈویژن کے چاروں اضلاع میں ایک وسیع مہم شروع کی گئی ہے۔ جس کے مطابق دھان کے زیر کاشت رقبہ میں پرانی فصل کے باقیماندہ منڈھوں کو آگ کے ذریعے جلایا جا رہا ہے۔ اور نئی فصل کے لئے جو پنیری تیار کی جائے گی ۱۰ سے بھی جراثیم کش ادویہ کے ذریعے سُنڈی سے بچانے کی تدابیر کی جائیں گی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے —— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

I زیر دستخطی کو ۶۰-۱۹۵۹ء میں اینٹوں کی فراہمی سے متعلق مندرجہ ذیل ٹھیکوں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سر بمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں۔ مقررہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۱۱ مئی کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

عرصۂ تکمیلِ کام	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر کے پاس جمع کرانا ہوگا	کام
فراہمی ۱۵/۵ سے شروع ہو کر ۱۵/۸/۵۹ کو مکمل ہوگی۔	۵۰۰/- روپے	(۱) ریلوے کی تصریحات کے مطابق درجہ دوم کی پانچ لاکھ اینٹوں کی فراہمی ان میں سے ۳ لاکھ اینٹیں سیالکوٹ پر اور دو لاکھ اینٹیں ۴/۷ میل ۴۸ کے سیکشن میں [illegible] کے اسٹیشنوں پر مہیا کرنی ہوں گی
[illegible]	۵۰۰/- روپے	(۲) ریلوے کی تصریحات کے مطابق درجہ دوم کی پانچ لاکھ اینٹوں کی فراہمی ان میں سے ۱۴۸/۷ شیخوپورہ کے سیکشن پر ۳ لاکھ اینٹیں قلعہ شیخوپورہ اور دو لاکھ اینٹیں نارنگ یا وانوالہ کے اسٹیشنوں پر فراہم کرنا ہوں گی۔
[illegible]	۵۰۰/- روپے	(۳) ریلوے کی تصریحات کے مطابق درجہ دوم کی ۱ لاکھ اینٹوں کی فراہمی یہ اینٹیں ۱۸/۷ میل لاہور سیکشن میں [illegible] مہیا کرنا ہوں گی

II صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں۔ جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

III تفصیلی نقشہ جات و دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں کسی وقت بھی آ کر دیکھا جا سکتا ہے۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ ہر ٹھیکیدار کو اپنے ٹنڈر کے ساتھ ۹ مئی ۱۹۵۹ء سے قبل زرِ ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی۔

IV ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فی صد نرخ مکمل حروف میں درج کریں۔ مشروط ٹنڈر رد کر دیئے جا سکیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو ریلوے۔ لاہور)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

پاکستان کو ترقیات کیلئے دوست ممالک سے مزید امداد کی ضرورت ہے

غیر ملکی نجی سرمایہ کیلئے مزید مراعات: امریکہ میں پاکستانی سفیر کی تقریر

نیویارک ۷ر مئی امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر مسٹر عزیز احمد نے کل رات یہاں پاکستانی امریکی ایوان تجارت کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا پاکستان کی معیشت اب بحال ہوتی جارہی ہے تاہم مستقبل کے حالات کو زیادہ بہتر بنانے کی غرض سے تمام دوست ممالک بالخصوص امریکہ کی طرف سے ایسی امداد کی ضرورت ہے جس کی بدولت قومی مساعی کو دوچند کیا جاسکے۔

مسٹر عزیز احمد نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا پاکستان میں ایوب حکومت کو برسراقتدار آئے چھ مہینے ہوگئے ہیں اور اس عرصے میں تمام ضروری اشیاء کی قیمتوں پر معقول حد تک کنٹرول کر لیا گیا ہے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی ہوتی جارہی تھی اب اسے ختم کر لیا گیا ہے اور یہ ذخائر بڑھتے جارہے ہیں اناج کی سمگلنگ روکنے اور اس کی پیداوار بڑھانے کی تدابیر کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ اس سال پاکستان کو جو اناج درآمد کرنا پڑے گا۔ اس کی مالیت پانچ کروڑ ڈالر سے زائد نہیں ہوگی۔ اس سے پہلے تین سال میں جو اناج درآمد ہوتا رہا ہے یہ اس کا تہائی ہوگا توقع ہے کہ ۱۹۶۲ء تک باہر سے اناج منگانے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

آپ نے کہا کہ بھارت سے جو لوگ ہجرت کر کے پاکستان آئے ہیں ان کی آبادکاری کے مسئلے پر پوری طرح توجہ دی جارہی ہے۔ بھارت سے کل کوئی نوّے لاکھ مہاجر آئے تھے۔ جن کی بہت بڑی تعداد کو اب تک مکان نہیں مل سکے اور لاکھوں ایسے ہیں جنہیں بھارت میں چھوٹی ہوئی جائدادوں کا معاوضہ ملنا باقی ہے۔ ان لوگوں کو اب مستقل طور پر آباد کرنے اور انہیں معاوضے دینے کے لئے وسیع بنیادوں پر کارروائی کی جارہی ہے۔

مسٹر عزیز احمد نے مزید کہا کہ پاکستان میں جو زبردست زرعی اصلاحات نافذ کی گئی ہیں ان میں انسانی اقدار اور جائدادوں سے متعلق حقوق کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے ان اصلاحات کی بدولت زرعی پیداوار میں بہت بڑا اضافہ ہوگا۔ اور معیشت کی بنیادیں اس طور سے استوار ہوں گی کہ ان پر مستحکم صنعتی ڈھانچہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

سفیر موصوف نے بتایا کہ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے اب جو مراعات مہیا کی گئی ہیں۔ ان کے پیش نظر غیر ملکی سرمایہ زیادہ مقدار میں پاکستان کی صنعتی ترقیات کے لئے لگایا جائے گا۔ حکومت پاکستان نجی غیر ملکی سرمایہ بھی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور اس نے اس مقصد کے لئے بھی کافی مراعات مہیا کی ہیں۔

آخر میں آپ نے کہا پسماندہ ممالک اور ان میں لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے کی ضرورت کا احساس ہر جگہ موجود ہے۔ لیکن اس امر کو بھی محسوس کرنا چاہیئے کہ ایسی تدابیر زیادہ ضروری ہیں جن کی بدولت یہ ممالک مخالف آئیڈیالوجی کا چیلنج قبول کر سکیں

روسی سفارتخانہ بند کرنیکا مطالبہ

رنگون ۷ر مئی۔ برما کے رپورٹروں کی ایسوسی ایشن نے برمی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ رنگون میں روس کا سفارتخانہ بند کردے گزشتہ اتوار کو سفارتخانہ کے حکام نے برمی رپورٹروں پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی ایسوسی ایشن نے یہ درخواست کرنے کا فیصلہ اپنے ایک اجلاس میں کیا ہے جس میں برمی رپورٹروں پر روسی سفارتخانے کے چالیس ملازموں کے حملے سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ روسی سفارتخانے کے فوجی اتاشی کرنل سٹرائی گین نے دوبار خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کے بعد انہیں روس واپس بھیج دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ برمی رپورٹر جب ہوائی اڈے پر کرنل سٹرائی گین کا فوٹو اور بیان لینے گئے۔ تو سفارتخانے کے ملازموں نے ان پر حملہ کردیا۔ سفارتخانے کو بند کرنے کی درخواست کرتے ہوئے ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ جو سفارتی نمائندے ایک مہذب ملک کے شہری بنے جانے کے مستحق نہیں ہیں انہیں اس جمہوری ملک میں قیام کی اجازت نہیں ملنی چاہیئے

گندم کے نرخ بڑھانیکی تجویز غیر معین عرصہ کیلئے معرض التوا میں ڈال دی گئی

شہری علاقوں میں آٹے اور گندم کی قیمتوں میں فوری اضافے کا امکان نہیں رہا

لاہور ۷ر مئی ایک اخباری اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان کے شہری علاقوں میں گندم اور آٹے کی قیمت فروخت میں فوری طور پر اضافے کا امکان نہیں رہا۔ کیونکہ ——— قابل اعتماد ذرائع کی اطلاع کے مطابق ——— اب یہ تجویز غیر معین عرصہ کے لئے معرض التوا میں ڈال دی گئی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ صدر مملکت کی زیر صدارت گزشتہ دنوں گورنروں کی جو کانفرنس ہوئی تھی۔ دراصل اس میں گندم کی قیمت فروخت میں اضافہ کی تجویز کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ ہونا تھا۔ مگر کانفرنس میں ہمہ وقت دوسرے اہم قومی مسائل پر غور ہوتا رہا۔ اس لئے یہ مسئلہ زیر بحث ہی نہ آسکا۔

چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر اس تجویز کے محرک سرکاری حلقوں میں پہلا سا جوش و خروش نہیں پایا جاتا۔ بلکہ بظاہر اب ان حلقوں کو بھی اس رائے سے اتفاق ہو گیا ہے کہ گندم اور آٹے کی قیمت فروخت میں اضافہ سے تقریباً تمام ضروریات زندگی مہنگی ہو جائیں گی۔ اور اس طرح عوام پر اخراجات زندگی کا بوجھ اور بھی زیادہ ہو جائے گا ——— اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اب مستقبل قریب میں اس تجویز کو جامۂ عمل پہنانے کی کوشش نہیں ہوگی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ صوبائی محکمہ خوراک کے اعلیٰ احکام اور بعض دوسرے متعلقہ سرکاری حلقوں کی طرف سے گزشتہ دنوں یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ مغربی پاکستان کے شہروں میں گندم اور آٹے کی قیمت فروخت میں ایک روپیہ فی من اضافہ کر دیا جائے۔ اور اس طرح ڈپوؤں پر گندم اور آٹا علی الترتیب ۴/۱۲ روپے اور ۱۰/۱۲ روپے فی من کی بجائے ۴/۱۳ روپے اور ۱۰/۱۳ روپے فی من فروخت کیا جائے۔

ان حلقوں کی رائے یہ تھی کہ صوبائی حکومت کو صرف دس بارہ فیصد شہری آبادی کے فائدہ کیلئے ہر سال دو اڑھائی روپے فی من کے حساب سے چار کروڑ روپے کا نقصان نہیں اٹھانا چاہیئے۔ انہوں نے گزشتہ ماہ لاہور میں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس میں بھی اس مضمون کی تحریک کی تھی۔ تاہم اس تجویز کی تحریک کے بعد بعض سرکاری و غیر سرکاری حلقوں کی طرف سے اس کی سخت مخالفت کی گئی۔ اور اس سلسلہ میں دوسرے متعدد دلائل کے علاوہ یہ موقف بھی پیش کیا گیا تھا۔ کہ صوبائی حکومت گندم کے کاروبار میں جو نقصان اٹھا رہی ہے۔ اس کا عوامی خزانہ پر بوجھ نہیں پڑتا۔ کیونکہ یہ نقصان چینی کے منافع سے پورا ہو جاتا ہے۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶ر فروری ۵۹ء بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے چوہدری نذیر احمد صاحب ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۳۵ ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ تنویر اسلام صاحبہ بنت چوہدری غلام احمد صاحب مینیجر احمد نگر اسٹیٹ سابق سندھ ۵ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵